السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹیلی ویژن اوراسلامی فلموں کاکیا حکم ہے ؟ کیا ہم تعلیم کی غرض سے یہ استعمال کرسکتے ہیں اور کیا ٹیلی ویژن تصویر میں داخل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ اس وقت کی بڑی عجیب بات ہے کہ ہم فلموں کانام سنتے ہیں کہ یہ اسلامی فلمیں ہیں کہ یہ اسلامی اشتراکیت یااسلامی جمہوریت ہے ،مجھے ابھی تک کوئی شخص ایسا نہیں ملاکہ جومجھے اس بارہ میں سمجھائے کہ ان کے یہ اسلامی نام کیونکر رکھے گئے ہیں، یہ نظریات اوراصطلاحات جویہودی ہیں یہ کیوں ہمارے اندرآئے ہیں۔ آسمان زمین سے کہاں ہے یہ کہاں ہے۔ کیا تعلق ہے ان کا اس دین کے ساتھ جودین منزل من اللہ ہے ،

یہ باطل نظریات اورخودساختہ الفاظ واصطلاحات جواہل الاھواء البدع کی پیداورہیں، کیاہم میں ایک بھی ایساصاحب بصیرت آدمی نہیں کہ جوان اشیاء کی گہرائی میں جاکرسوچے ،کیاکوئی یہ بات واضح کرسکتا ہے کہ جولوگ غیر ممالک میں رہتے ہیں، وہ یہ فلمیں وغیرہ تعلیم وتربیت کےلیے استعمال کرتے ہیں، کوئی بھی یہ ثابت نہیں کرسکتا، کیونکہ ان لوگوں کااس سے مقصد صرف اورصرف انہیں دیکھ کرانسانی جواہر کاضیاع اوراخلاق کی بربادی اورفحاشی کے اندھیرے کنویں میں دھکیلنا ہے۔ یہ صرف لغوکھیل اوران کی بری تسکین اورنفسانی خواہش کی تکمیل کاایک ذریعہ ہیں۔ ان سے ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ کچھ وقت دنیاوی امورسےچھٹکاراپاکراپنی توجہ دوسری طرف مبذول کرنا ہے، تویہ اشیاء وہ صرف اورصرف ان مقاصد کےلیے استعمال کرتے ہیں نہ کہ ان کااس سے مقصد کوئی تعلیم وتربیت ہے اورآج کل جتنی بھی فلمیں بنائی جاتی ہیں، وہ صرف اورصرف اخلاق کوتباہ کرنے والی ہیں اورخاندانی نظام کوتباہ کرنے والی ہیں کیونکہ جب ایک عورت اسے دیکھتی ہے اورپردہ اسکرین پرجودیکھتی ہے پھرعام زندگی وہ اپنے آپ کوویسا تصورکرتی ہے جس سے بالآخرزناتک سرزدہوجاتا ہے اورکتنے ہی شریف لوگ ایسے ہیں جوچور، ڈاکوبن جاتے ہیں جس کا سبب بھی بعض اوقات یہی پردہ اسکرین پرچلنے والی فلم ہوتی ہے کہ وہ عام زندگی میں اپنے آپ کوویسا تصورکرتا ہے اورپھروہ سب کرگزرتا ہے جودیکھتا ہے افسوس ہے آج کل کے علماء کرام پرجوان اشیاء کے تھوڑے سے فائدے کودیکھتے ہوئے جواز کافتوی دے دیتے ہیں اگرنہیں جائز منفعت کےلیے استعمال کیاجائے توٹھیک ہے، حالانکہ حقیقت میں یہ فوائد کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ اس دنیامیں جوبھی اشیاء وہ نفع اورنقصان دونوں کوشامل ہیں، ہم اس میں موازنہ کریں کہ ان میں نفع کتنا ہے اورنقصان کتنا ہے اگران میں نقصان کی بہ نسبت نفع زیادہ ہے توہم پھراسے جائزکہہ سکتے ہیں۔

لیکن جب اس کانقصان اس کے نفع سے بڑاہوتوہم اسے کیسے فائدہ مندکہہ سکتے ہیں

((واثمھا اکبر من نفعھما)) کہ ان کاگناہ ان کے نفع سے بڑاہے۔ یعنی شراب اورجوئے کا۔ تویہاں بھی ان فلموں اورپردہ اسکرین کانقصان ان کے نفع سے کئی گنابڑاہے۔ توایک عاقل انسان کےلیے یہی لائق ہے کہ ان سے بچے۔ یہ اشیاء اخلاق اورجوہرانسانی کوتباہ کرنے والی ہیں اوریہ تمام اشیاء یہود کے ہاتھوں میں ہیں اوروہ اہل اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں اوریہ بات قرآن سے ثابت ہے ،میں نے ایک انگریزی کتاب جس کامصنف بھی انگریزہی تھا کامطالعہ کیاجس میں یہودکی میٹنگ کاتذکرہ تھااوران میٹنگز میں جوقراردادیں پاس ہوئیں ان کاتذکرہ تھا، ان اسلام اورمسلمانوں کے دشمنوں نے یہ بات اس میں بڑی واضح اورصراحت کے ساتھ کہی کہ یہ انسان جس کویہ اپنےلیے ایک تفریح کاذریعہ سمجھتا ہے انہیں ان مسلمانوں میں عام کردوتاکہ ان کے اخلاق بربادہوجائیں اوریہ لوگ افراط وتفریط کاشکارہوجائیں، توبتائیں ان یہودیوں کی بات پریقین کریں یااپنوں کی۔

فصل :.....پھریہ بات کہی جاتی ہے کہ فلم یہ ایک متحرک تصویر ہے جوپردہ اسکرین پردیکھی جاتی ہے ، جاندارکی تصویرحرام ہے جس کے بارہ میں بے شماراحادیث واردہوئیں ہیں جوتواترکی حدکوپہنچ جاتی ہیں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جاندارکی تصویربنانے سے منع فرمایاہے اورجوایساکرتا ہے اس پرلعنت فرمائی ہے اورساتھ میں یہ بھی فرمایاکہ تصویربنانے والے اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں جنہیں قیامت کے دن یہ کہاجائے گاکہ جوتصویریں تم بنایاکرتے تھے آج ان میں جان ڈالواوروہ اس سے قاصرہوں گے اورانہیں سخت عذاب دیاجائے گااوریہ عمل کبیرہ تباہ کرنے والاگناہ ہے اگرچہ یہ آج پورے عالم اسلام میں بھی پھیلاہواہے۔ مجھے توسمجھ نہیں آتی کہ مسلمانوں کے دل اس چیزپرکیسے راضی ہوگئے توجوحرام ہے اورشیطان کی رضامندی کاسبب ہے اوراللہ تعالی کے غضب کودعوت دینے والی ہے اورپھرافسوس یہ کہ ہم ان کانام رکھتے ہیں۔ ''اسلامی'' افسوس ہے مسلمانوں پراوران کے ایسے اسلام پر'' اورپھرمزیدسونے پہ سہاگاکہ جب انہیں اس کام سے روکاجائے توجواب دیتے ہیں کہ یہ کام توفلاں عالم فاضل کرتے ہیں اورفلاں فلاں ملک میں یہ رائج ہے وہ ممالک کہ جنہیں ہم اسلامی ملک کہتے ہیں، کتنی عجیب بات ہے۔ کیاہم کسی ایک ملک کے ساتھ خاص ہیں؟ یاکیاہم کسی خاص عالم فاضل پرایمان لائے ہیں؟ بلکہ ہماراایمان تواللہ اوراس کے رسول پرہے اورانہی کی اتباع کرناہم پرلازم وملزوم ہے اگرساری دنیاایک چیزکومل کرحلال یاحرام کرناچاہیں توبھی وہ اس کوحلال یاحرام نہیں کرسکتی جب تک کہ اللہ یااس کے پیغمبرجناب محمد ﷺ اس کوحلال وحرام قرارنہ دے دیں۔ کیونکہ ایک مومن کایہ عقیدہ ہوتا ہے کہ ہدایت اوربھلائی صرف اللہ اوراس کے رسول کی اتباع میں ہے نہ کہ غیروں کی۔

اگرسارے ممالک اسلامیہ ایک حرام چیزکوحلال کرنے پرتل جائیں اوراللہ اوراس کے پیغمبرنے اسے حرام کیاہوتووہ تمام غلطی پرہیں اگرکہیں درستگی ہے تووہ صرف اللہ اوراس کے رسول کے پاس ہے۔

لیکن افسوس درافسوس کہ یہ مسئلہ قلوب مسلمین سے اس طرح نکال دیاگیاہے ،اس طرح مسلمان اس کی اہمیت سے غافل ہوگئے ہیں کہ علماء کرام کہ جواپنے آپ کوسلف کے عقیدہ پرتصورکرتے ہیں اوراپنے آپ کواہل الحدیث کہلاتے ہیں وہ بھی پوری طرح اس میں ملوث ہیں، میں نے خوداپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض اہل حدیث جماعت کے اکابرفضلاء جوکیمرے کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اورلوگوں کوخطبہ دیتے ہیں، انہیں کتاب وسنت کی اتباع کاوعظ کرتے ہیں انہیں بدعتیوں، فحاشی، منکرات سے روکتے ہیں لیکن ان کے سامنے مصوران کی تصویرکشی کررہاہوتا ہے اوران کے کانوں پرجوں تک نہیں رینگتی کہ اس کام سے نبی ﷺ نے منع فرمایاہے، بلکہ حالت تویہ ہے کہ ایسالگتا ہے کہ گویااس کام کوحرام ہی قرارنہ دیاگیاہو۔ میں نے انہیں اس بات پرتنبیہاخط لکھاتوانہوں نے جواب دیاکہ یہ اب زندگی کاایک حصہ ہے جس سے بچناناممکن ہے کیونکہ اس سے ہماری تصاویراورہماری بات

دوسروں تک پہنچتی ہے اور ہمارے مسلک کی ترویج ہوتی ہے۔ تو مجھے دوبارہ ان کی طرف لکھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ آج ہماری زندگی کا معیار اس قدر گر گیا ہے کہ آج حرام اشیاء ہماری زندگی کا لازمی جزو بن چکی ہے جس سے بچنا ناممکن ہے، پھر تو مجھے خطرہ ہے کہ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا، کہ پتا نہیں کیا کیا حرام اشیاء ہماری زندگی کا حصہ بنتی ہیں اور ہم اسے جائز قرار دیں گے، یہ عریاں رقص، فلمی گانے، آلات موسیقی، مخلوط محفلیں، سود اور رشوت خوری اور ایسی بے شمار اشیاء جو حرام ہیں لیکن یہ سب ہماری زندگی کا لازمی جزو بن جائیں گی تو یہ بھی حلال ہوجائیں گی۔ اور پھر لوگ ان میں بھی جائیں گے اور اپنے وقت کو ضائع کریں گے۔

جیسا کہ سائل نے کہا تھا کہ اسلامی فلمیں کہ جو صرف تعلیم کی غرض سے دیکھی جاتی ہیں ان میں کوئی لہو ولعب نہیں۔

چلو بالفرض مان لو کہ یہ اسلامی فلمیں فقط تعلیم کے لیے ہیں، لیکن ان میں صحابہ، تابعین اور اولیاء اللہ اور محدثین کی جو تصویر کشی کی جاتی ہے کیا آج کا کوئی آدمی ان پاک ہستیوں کے برابر ہوسکتا ہے؟ کیا آپ اس کا تصور بھی کرسکتے ہیں کہ آج فاحش انسان کسی صحابی کی تصویر کشی میں ملوث ہو۔ ارے یہ صحابی تو کیا یہ تو اس صحابی کے پاوں کی مٹی کی دھول کے برابر بھی نہیں ہوسکتا کہ جو مٹی کی دھول نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ان کے قدموں پر لگی۔ تو کیسے ایک آدمی ان جیسی تصویر پیش کرسکتا ہے اور پھر اسے پردہ اسکرین پر دکھلایا جائے۔

بہرحال بات تو یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہی خارج عن البحث ہے، ہم فضول اس میں وقت کو ضائع نہ کریں ان میں صرف جاہل ہی اپنا وقت ضائع کرسکتا ہے، 14 صدیاں گزر گئیں آج تک کسی بھی اہل علم نے تعلیم وتربیت کے لیے اسلاف کے زندہ ہونے کی شرط نہیں لگائی تو آج ہمیں اس کی اتنی کیا ضرورت پڑگئی کہ ہم ان بے کار اور بری اشیاء کی طرف رجوع کریں، کیا ان حرام اشیاء کے بغیر آج تعلیم ممکن نہیں؟ غور کریں۔

رہی بات جہاں تک ٹیلی ویژن کی تو بذات خود ٹیلی ویژن برا نہیں لیکن چونکہ یہ ہی فلموں کی رویت کا ذریعہ بنتا ہے اور پھر اس کو دیکھنے کے بعد انسان سینما اور بڑی اسکرینوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اگر انسان شہر میں رہتا ہو تو وہ سینما گھر کی طرف جائے گا ہی۔ اور پھر جب سینما کی طرف متوجہ ہوگا اور لازمی امر ہے کہ پھر اسے مال بھی زیادہ خرچ کرنا پڑے گا اور بہت ساری مشکلات سے بھی گزرنا پڑے گا تو یہ تمام کام انتہائی برے ہیں۔ اور اگر گاوں کا ماحول ہو وہاں اگر ایک گھر والے بھی ٹی وی لے آئیں تو پورا گاوں ان کے گھر امنڈ آتا ہے اور ان کا گھر سینما کا نظارہ پیش کررہا ہوتا ہے، جہاں مرد عورت بچے ہر عمر کے افراد آتے ہیں، تو جو گھر اللہ کی برکتوں سے بھرا ہوتا ہے وہ فحاشی، منکرات اور فسق وفجور کا اڈا بن جاتا ہے اور اسے دیکھ کر لوگوں کے ذہن خراب ہوتے ہیں وہ ایک علیحدہ نقصان ہے۔ بعض لوگ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس پر صرف خبر سنتے ہیں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جو نیوز کاسٹر ہوتی ہے، بہت دفعہ عورتیں اور لڑکیاں ہوتی ہیں تو انسان خبر سنے گا، کیا وہ ان عورتوں کی تصاویر نہیں دیکھے گا، اور اللہ تعالی کا تو یہ فرمان ہے: ﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: ۳۰) کہ مومنوں کو حکم دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں، تو کیا خبریں دیکھنے سے اللہ کے اس حکم کی نافرمانی نہیں ہوتی۔ اور پھر کیسے ممکن ہے کہ ایک گھر میں ٹی وی ہو اور آدمی اسے خبروں یا اسلامی پروگرام یا تقاریر تک محدود رکھے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جب صاحب گھر باہر جائے گا تو کیا وہ ٹی وی پر پہرہ دار بٹھائے گا، ہوسکتا ہے اس کے جانے کے بعد اس کے اہل خانہ اس پر منکر اور بری اشیاء دیکھیں، کیونکہ جو ہذیانی کیفیت فلمیں دیکھنا نفسانی خواہشات جنسی میلان جس طرح مردوں میں ہوتا ہے عورتوں میں بھی تو ہوتا ہے تو کتنی ہی پاکباز عقلمند عورتیں اس ٹی وی کی وجہ سے اس فحاشی کے دلدل میں دھنس جاتی ہیں۔

باب: ...... اس کے علاوہ ایسے ہی اسلام میں تصویر ممنوع اور حرام ہے اور یہ

ٹیلی ویژن تصویر کا ایک آلہ ہے اور مشکوک چیز ہے، اور جو مشکوک اشیاء کے قریب بھی جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ مشکوک سے حرام میں داخل ہوجائے اور عین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے انسانی فحاشی میں غرق ہوجائے اور اسی وجہ سے اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الانعام: ۱۵۱)

''فحاشی کے قریب بھی نہ جاو چاہے جو ظاہر ہو یا پوشیدہ۔''

تو جو شخص بھی یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اپنے ایمان اور عزت کی حفاظت کرے تو ان تمام عوامل سے اپنے آپ کو بچائے کہ جو ایک پاکدامن انسان کو برائی کے راستے پر ڈال دیں جو اہل اسلام اور اسلام کے دشمنوں کی ایجادات ہیں کہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کو صراط مستقیم ہٹائیں۔

تو ہمارے علم کے مطابق ٹی وی بھی ممنوع ہے شرعی لحاظ سے۔ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت پر یہ لازم ہے، اپنے آپ کو اور اپنے گھر اس بڑی تباہی اور ہلاکت سے بچائیں کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو تمام گھر والوں کا گناہ سربراہان کے ذمہ ہوگا۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ہرقل کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا:

((فَإِن تَوَلَّيتَ فَعَلَيكَ إِثمُ الأَرِيسِيِّينَ)) (الجامع الصحیح للبخاری)

''اگر تو ایمان نہ لایا پھر گیا تو تمام اریسیوں کا گناہ تیرے سر ہوگا۔''

تو عزیزان من! ایسی تمام اشیاء سے اپنے آپ کو بچالو کہ جو ظاہرا تو بڑی اچھی ہیں لیکن حقیقت میں زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 493

محدث فتویٰ